آل انڈیا مسلم لیگ کے قواعد وضوابط ۱۹۰۷

(بشمولِ ترامیم لغایت ۱۹۴۳ء)

The Rules and Regulations of the All-India Muslim League 1907

(with Modifications upto 1943)

وحید اللہ خان*

امیر نواز مروت**

Abstract

The All-India Muslim League was the sole representative and political organisation of the Muslims of India. It was established in December 1906 at Dhaka. The aims and objectives of the League were to foster feelings of loyalty to the British Government among the Indian Muslims, to look after their political rights and to bring about better understanding between the Muslims and other communities. Like other political parties the League too was an organisation which was thoroughly based on constitution, rules and regulations. During its inaugural session, the Muslim leaders not only resolved to found the League but also decided to prepare certain principles, rules and regulations under which the organisation could be properly managed. These rules and regulations are called the Constituion of the All-India Muslim League. This constituion was approved unanimously in 1907

* اسسٹنٹ پروفیسر مطالعہء پاکستان، گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنسز تالاش، ضلع لوئر دیر و پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری اینڈ پاکستان سٹڈیز، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

** ایسوسی ایٹ پروفیسر مطالعہء پاکستان، گورنمنٹ ڈگری کالج جمرود ضلع خیبر و پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری اینڈ پاکستان سٹڈیز، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

Karachi Session of the League and modified and corrected in March 1908. It was not a complete document and had several drawbacks. Therefore it was embellished with many amendments in the form of correction, addition and cancellation. This study mainly focuses on the initial constitution of the All-India Muslim League adopted in 1907 with a comprehensive sketch of major amendments made in it in 1913, 1919, 1931, 1937,1941 and 1943, in addition to some minor ones that were made on other occasions. In order to evaluate all the amendments in an explicit and exquisite manner, the paper has been invigorated with both primary and secondary sources.

آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانانِ ہند کی وہ واحد نمائندہ سیاسی جماعت تھی جسکی بنیاد ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ڈھاکہ میں رکھی گئی۔ یہ سیاسی جماعت مسلمانوں کے سیاسی، مذہبی اور دیگر حقوق ومفادات کے تحفظ کے لئے بنائی گئی تھی۔ یہ وہی سیاسی تنظیم تھی جس نے قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں مسلمانانِ ہند کے لئے ایک الگ اسلامی مملکت پاکستان کی بنیاد رکھی۔ کسی بھی سیاسی جماعت کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار اس کے تنظیمی ڈھانچے، قواعد وضوابط، قیادت اور مالی اعانت کی سطح پر ہوتی ہے۔ دیگر سیاسی جماعتوں کی طرح مسلم لیگ کا بھی ایک باقاعدہ تنظیمی ڈھانچہ اور آئین تھا۔ تنظیم کا سارا عاملہ ۱۰ افراد پر مشتمل تھا جس میں پارٹی کے صدر کے علاوہ چھ نائب صدور، ایک اعزازی سکریٹری اور دو مشترکہ (joint) سیکریٹریز شامل تھے(۱)۔ اس کا اپنا ایک مرکزی دفتر (Headquarters) تھا اور کئی صوبائی شاخیں تھیں۔ پارٹی کا باقاعدہ ایک فنڈ بھی تھا جو لیگ فنڈ کہلاتا تھا(۲)۔ ابتداء میں پارٹی کے کل ۴۰۰ ارکان تھے جو مختلف صوبوں سے منتخب کئے جاتے تھے۔ پارٹی کی رکنیّت برطانوی ہند کے مسلمان شہری جسکی عمر ۲۵ سال ہوتک محدود تھی۔ رکنیّت کی فہرست میں نام کے اندراج کے لئے ہر رُکن کو داخلہ فیس اور سالانہ چندہ جمع کرنا لازمی تھا(۳)۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں مسلمان قائدین نے نہ صرف مسلم لیگ کے قیام کا عزم کیا بلکہ اس تنظیم کو بھرپور طریقے سے چلانے کے لئے اس کے قواعد وضوابط وضع کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ پیش کئے گئے قرارداد ۲ کے تحت ہندوستان کے تمام حصّوں سے ۶۰ ارکان پر مشتمل عبوری کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کو چار مہینوں کے اندر مسلم لیگ کا آئین تیار کرنا تھا(۴)۔ نواب وقارالملک اور نواب محسن الملک کو کمیٹی کے جوائنٹ

سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔اس کمیٹی کو بنائے جانے والے آئین پر غور کرنے اور اس کو اپنانے کے لئے مناسب وقت اور جگہ پر ہندوستانی مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجلاس طلب کرنے کا اختیار دیا گیا(۵)۔لیکن بدقسمتی سے نواب محسن الملک شدید بیمار پڑ گئے جس کی وجہ سے کمیٹی چار مہینوں کے اندر آئین کا مسوّدہ تیار نہیں کر سکی۔اس کو ۱۹۰۷ء کے وسط تک تیار کیا گیا اور رائے طلب کرنے کے لئے لیگ کے ارکان میں تقسیم کر دیا گیا(۶)۔مولانا محمد علی جوہر وہ ممتاز شخصیت تھے جنہوں نے اس نئی تنظیم کے لئے قواعد وضوابط تیار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور ان کو اجلاس کے دوران منظور کی گئی تمام قراردادوں سمیت گرین بک (Green Book) کے نام سے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کیا(۷)۔یہ آئینی مسوّدہ بالآخر ۲۹ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے پہلے سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں پیش کیا گیا۔اس اجلاس کی صدارت سر آدم جی پیر بائی نے کی۔اجلاس میں آئینی مسوّدے پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۶ ارکان پر مشتمل ایک نمائندہ کمیٹی تشکیل دی گئی(۸)۔مسوّدے کے ہر پہلو پر دو دن بحث ومباحثہ اور غور وفکر ہوا اور کئی ترامیم تجویز کرنے کے بعد متفقہ طور پر لیگ کے آئین کی منظوری دی گئی(۹)۔تاہم اجلاس کو اپنی کاروائی ختم کئے بغیر ملتوی کر دیا گیا۔ملتوی شدّہ اجلاس ۱۸ اور ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء کو علی گڑھ میں دوبارہ طلب کیا گیا جہاں آئین میں مزید تصحیح اور ترامیم کی گئیں(۱۰)۔اسی اجلاس میں سر آغا خان کو ان کی عدم موجودگی کے باوجود پارٹی کا صدر منتخب کرنے کی قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا(۱۰)۔اسی طرح چالیس (۴۰) ارکان پر مشتمل مرکزی کمیٹی کے قیام کی قرارداد کی بھی منظوری دی گئی۔اور ساتھ ہی ان ارکان کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا(۱۱)۔

ذیل صفحات میں لیگ کا وہی آئین دیا گیا ہے جو دسمبر ۱۹۰۷ء کو اپنایا گیا تھا اور ضروری ترامیم وتصحیح کے بعد مارچ ۱۹۰۸ کے اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا تھا۔یہ آئین ۴۰ دفعات پر مشتمل تھا۔(۱۲)۔

دفعہ ۱: نام: لیگ کا نام آل انڈیا مسلم لیگ ہوگا۔

دفعہ ۲: لیگ کے مقاصد: لیگ کے مندرجہ ذیل مقاصد ہوں گے۔

(الف): ہندوستان کے مسلمانوں میں انگریز حکومت کی طرف وفادارانہ جذبات کو فروغ دینا اور حکومت کی کسی بھی اقدام کے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمی یا شکوک وشبہات کا ازالہ کرنا۔

(ب): ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ کرنا اور ان کی ضروریات اور خواہشات کو مؤدبانہ انداز میں حکومت کے سامنے پیش کرنا۔

(ج): مندرجہ بالا مقاصد کونقصان پہنچائے بغیر مسلمانوں اور ہندوستان کی دوسری اقوام کے درمیان دوستانہ تعلّقات کواستوار کرنا۔

دفعہ۳: لیگ کی رکنیّت: کسی بھی امیدوار کو آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن بننے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اُترنا ہوگا:

الف: برطانوی ہند کا مسلمان شہری ہو۔

ب۔ اسکی عمر ۲۵ سال سے کم نہ ہو۔

ج۔ کسی بھی ہندوستانی زبان میں آسانی سے پڑھ لکھ سکتا ہو۔

د۔ اس کی سالانہ آمدنی ۵۰۰ سے کم نہ ہو، والدین کی آمدنی بھی امیدوار کی آمدنی تصوّر ہوگی۔

ہ۔ مرکزی کمیٹی کی منظوری سے کسی بھی امیدوار کو درجہ بالا شرائط سے استثنادی جاسکتی ہے۔

دفعہ۴: ارکان کی تعداد اور درجہ بندی:

لیگ کے ارکان کی تعداد ۴۰۰ سے زیادہ نہیں ہوگی اور مختلف صوبوں پر ان کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ کم از کم ۵۰ اور زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ ارکان کی تقرّری نامزدگی کے ذریعے کی جائے، اور ان قواعد وضوابط کو اپنانے کے بعد بقایا ارکان کی تقرری آئین کی دفعہ ۵ کے تحت آہستہ آہستہ کی جائے گی۔ نامزد ارکان مندرجہ ذیل گروہوں پر مشتمل ہوں گے:

پہلا گروپ شملہ وفد (یکم اکتوبر ۱۹۰۶) کے ان ارکان پر مشتمل ہوگا جو زندہ ہیں اور سرکاری ملازمت اختیار نہیں کی ہیں۔ دوسرے گروپ میں وہ ۳۵ ارکان شامل ہوں گے جو ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ کو آل انڈیا مسلم لیگ کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر قرارداد نمبر۲ کے تحت ان قواعد وضوابط کو طے کرنے کے لئے منتخب کئے گئے تھے ما سوائے ان ارکان کے جو پہلے گروپ میں شامل ہیں۔ تیسرا گروپ مندرجہ بالا اجلاس منعقدہ ڈھاکہ میں قرارداد نمبر۳ کے تحت بلائے گئے مندوبین کے ۱۳ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ یعنی ان قواعد وضوابط کو اپنانے کے وقت کل ۷۱ افراد مسلم لیگ کے رکن نامزد کئے گئے۔

پہلا گروپ: شملہ وفد ا اکتوبر ۱۹۰۶ کے ارکان: ا۔ سر سلطان محمد شاہ آغا خان (بمبئی) ۲۔ شہزادہ بختیار شاہ (کلکتہ) ۳۔ ملک عمر حیات خان تائیوانہ (ضلع شاہپور) ۴۔ خان بہادر محمد شاہ دین (لاہور) ۵۔ خان بہادر سیّد نواب علی چودھری (میمن سنگھ مشرقی بنگال) ٦۔ نواب بہادر سیّد عامر حسن علی خان (کلکتہ) ۷۔ نواب

ناصر حسین خان خیال (کلکتہ) ۸۔خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ (مرشد آباد، کلکتہ) ۹۔سیّد علی امام، (پٹنہ، بہار) ۱۰۔نواب سرفراز حسین خان بہادر (پٹنہ، بہار) ۱۱۔خان بہادر احمد محی الدین (مدراس) ۱۲۔مولوی رفیع الدین احمد (بمبئی) ۱۳۔ابراہیم بھائی ادم جی پیر بھائی (بمبئی) ۱۴۔مولوی عبدالرحیم (کلکتہ) ۱۵۔سیّد اللہ ادھا شاہ (خیر پور، سندھ) ۱۶۔مولانا ایچ۔ایم ملک (ناگپور) ۱۷۔خلیفہ سیّد محمد حسین (پٹیالہ) ۱۸۔خان بہادر کرنل عبدالمجید (پٹیالہ) ۱۹۔خان بہادر خواجہ یوسف شاہ (امرتسر) ۲۰۔خان بہادر میاں محمد شفیع (لاہور) ۲۱۔ خان بہادر شیخ غلام صادق (امرتسر) ۲۲۔ مولوی حافظ حکیم محمد اجمل خان (دہلی) ۲۳۔ محمد احتشام علی (اودھ) ۲۴۔سیّد نبی اللہ (الہ آباد) ۲۵۔مولوی سیّد کرامت حسین (الہ آباد) ۲۶۔سیّد عبدالرؤف (الہ آباد) ۲۷۔عبدالسّلام خان (رامپور) ۲۸۔خان بہادر محمد مزمّل اللہ خان (علی گڑھ) ۲۹۔حاجی محمد اسماعیل خان (علی گڑھ) ۳۰۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان (علی گڑھ) ۳۱۔ نواب وقارالملک مولوی مشتاق حسین (مرادآباد) ۳۲۔مولوی حبیب الرحمٰن (علی گڑھ) ۳۳۔نواب سیّد سردار علی خان (بمبئی)

دوسرا گروپ: وہ ۳۵ ارکان جو مسلم لیگ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ دہلی ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو مقرر ہوئے تھے:

مشرقی بنگال اور آسام: ۱۔نواب محمد سلیم اللہ (ڈھاکہ) ۲۔مولوی حمایت الدین (براسل) ۳۔مولوی عبدالمجید (سلہٹ)

مغربی بنگال اور بہار ۴۔شمس الہدیٰ (کلکتہ) ۵۔سراج الاسلام (کلکتہ) ۶۔عبدالحمید (کلکتہ) ۷۔ مظہر الحق (بانکی پور، پٹنہ) ۸۔حسن امام (پٹنہ) ۹۔نورالحق (کلکتہ)

اگرہ اور اودھ کا صوبہ متحدہ: ۱۰۔ حامد علی خان (لکھنؤ) ۱۱۔ سیّد ظہور احمد (لکھنؤ) ۱۲۔ مولوی محمد نسیم (لکھنؤ) ۱۳۔مولوی خواجہ غلام الثقلین (لکھنؤ) ۱۴۔راجہ نوشاد علی خان (لکھنؤ) ۱۵۔مولوی محمد اسحاق (الہ آباد) ۱۶۔محمد رؤف (الہ آباد) ۱۷۔حاجی محمد موسیٰ خان (علی گڑھ) ۱۸۔مولوی عبداللہ جان (سہارنپور) ۱۹۔ مولوی عبدالمجید (الہ آباد) ۲۰۔شیخ عبداللہ (علی گڑھ)

پنجاب: ۲۱۔فضل حسین (لاہور) ۲۲۔عبدالعزیز (لاہور) ۲۳۔شیخ غلام محمد (امرتسر)

شمال مغربی سرحدی صوبہ: ۲۴۔مفتی فدا محمد خان (پشاور) ۲۵۔عبدالعزیز (پشاور)

بمبئی (بشمولِ سندھ) ۲۶۔اے۔کے۔ایم۔دہلوی (کراچی) ۲۷۔غلام محمد منشی (راجکوٹ) ۲۸۔محمد

علی (گجرات) ۲۹۔نوابزادہ نصراللہ خان (بمبئ)

مدراس: ۳۰۔خان بہادر عبدالہادی (مدراس) ۳۱۔ یعقوب حسن (مدراس) ۳۲۔ نواب غلام احمد (کرومندل) ۳۳۔عبدالحامد حسن (مدراس)

صوبہ متوسط: ۳۴۔خان صاحب محمد عامر خان (ناگپور)

برما: ۳۵۔اے۔ایس۔رفیق صاحب (رنگون)

تیسرا گروپ: ۱۔میجر سیّد حسن بلگرامی ۲۔شیخ محمد عبدالقادر (دہلی) ۳۔حسام الدین (لاہور)

دفعہ۵: آل انڈیا مسلم لیگ کے ارکان کی صوبائی تقسیم:

آگرہ اوراودھ (۷۰) (آگرہ ۴۵، اودھ ۲۵) پنجاب (۷۰) بمبئ بشمولِ سندھ ۴۰ (بمبئ ۳۰، سندھ ۱۰) مدراس (۲۵) شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان (۱۵) (شمال مغربی سرحدی صوبہ ۱۰، بلوچستان ۵) بالائی بنگال، بہار اوراڑیسہ (۷۰) مشرقی بنگال اورآسام (۷۰) برار، مرکزی انڈیا اوراجمیر (۱۵) برما (۱۰) دیگر (۱۵) ٹوٹل: ۴۰۰

دفعہ۶: ہر دس سالہ مردم شماری پر، مردم شماری رپورٹ شائع ہونے کے بعد، صوبائی کوٹہ اور ارکان کی تعداد پر نظر ثانی کی جائے گی۔اور ہر صوبے کے ارکان کا تعیّن کرتے وقت، جہاں تک مناسب ہو، مندرجہ ذیل اُصولوں کا خاص خیال رکھا جائے؛

الف: مسلم آبادی (ب): انکی تعلیمی حالت (ج): انکی مالی حالت اور سماجی حیثیت

صوبائی اراکین کا انتخاب:

دفعہ۷: (الف)۔ہر صوبے کے ارکان کا انتخاب صوبائی لیگ کرے گی۔کسی بھی صوبے کو مزید چھوٹے صوبوں میں ذیلی تقسیم کی صورت میں، یہ چھوٹے صوبے، صوبائی لیگ کی تعریف میں داخل ہوں گے۔مثال کے طور پر صوبہ مغربی بنگال کو ذیلی صوبجات بالائی بنگال، بہار اوراڑیسہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(ب)۔کسی بھی صوبے میں صوبائی لیگ نہ ہونے کی صورت میں، کوئی بھی ضلعی یا قصبہ لیگ یا کوئی اور تنظیم جو آل انڈیا مسلم لیگ سے وابستہ ہو، ان ارکان میں سے ایک خاص تناسب کا انتخاب کرے گی۔ باقی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے مرکزی کمیٹی متعلقہ صوبے کے دیگر حصّوں کے نمائندوں کو دعوت دے گی تاکہ ان ارکان کا انتخاب کرے۔اگر ایسے نمائندے نہ ہوں تو پھر مرکزی کمیٹی خود یہ ارکان منتخب کرے گی۔

انتخابات کا دورانیہ:

دفعہ ۸: ارکان کا انتخاب پانچ سال کے لئے کیا جائے گا، اور دوبارہ انتخاب کے اہل ہوں گے۔

دفعہ ۹: اگر کسی بھی وجہ سے رکنیّت کی خالی آسامی کو پُر نہیں کیا جا سکتا تو ایسی صورت میں لیگ معمول کے مطابق اپنی کاروائی جاری رکھی گی، بشرطیکہ کسی بھی حالت میں ارکان کی تعداد بشمولِ عہدیداران ۵۰ سے کم نہ ہوں۔

ارکان کے اندراج کے لئے داخلہ فیس اور سالانہ چندہ:

دفعہ ۱۰: انتخاب کے بعد ہر رکن کو آل انڈیا مسلم لیگ کے کھاتے میں ۲۵ روپے بطور داخلہ فیس جمع کرنا ہوگا تا کہ لیگ کی رکنیّت کے لئے اسکا اندراج کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ وہ ۲۵ روپے سالانہ چندہ کی پیشگی ادائیگی بھی کرے گا۔ کسی بھی حال میں کوئی بھی رکن ان رقوم کی واپسی کا حقدار نہیں ہوگا۔

دفعہ ۱۱: کوئی بھی فرد جو لیگ کا رکن منتخب ہوا، اس وقت تک لیگ کا رکن تصوّر نہیں ہوگا جب تک اس نے اپنا داخلہ فیس اور چندہ فیس جمع نہ کیا ہو۔ اور دفعہ ۱۰ کے تحت ارکان کے رجسٹر میں اپنا نام درج نہ کیا ہو۔ تاہم وہ افراد جن کا اندراج ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں ہو چکا تھا اور جنہوں نے اجلاس میں اپنا داخلہ فیس یا سالانہ چندہ ادا نہیں کیا تھا، ان کو ادائیگی کے لئے ۱۵ فروری ۱۹۰۸ء تک کا وقت دیا جائے گا۔ مستقبل میں جو بھی ارکان منتخب ہوتے ہیں، ان کو داخلہ فیس اور سالانہ چندہ جمع کرنے کے لئے چھ ہفتوں کی مہلت دی جائے گی۔ اگر مقررہ وقت کے اندر تمام واجب الادا رقم آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکریٹری کے دفتر میں جمع نہیں کرایا گیا تو ایسی صورت میں ایسے ارکان کی رکنیّت کالعدم تصور ہوگی۔

دفعہ ۱۲: آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاسوں میں کوئی بھی رکن رکنیّت کے استحقاق کو اس وقت تک استعمال نہیں کرے گا جب تک وہ اس اجلاس کی تاریخ تک پوری رقم ادا نہ کرے۔

دفعہ ۱۳: سالانہ اجلاس کی تاریخ سے کم از کم آٹھ ہفتے قبل سیکریٹری ہر رکن کو ان تمام افراد کے ناموں کی فہرست جاری کرے گا جن کا اب تک قواعد وضواط کے مطابق اندراج ہو چکا ہو۔

دفعہ ۱۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے مقاصد کے لئے مالی سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک ہوگا۔ وہ ارکان جو دسمبر میں ہونے والے سالانہ اجلاس کے دوران منتخب ہوتے ہیں، ان کو آنے والی یکم جنوری سے داخلہ فیس اور چندہ جمع کرنا لازمی ہوگا۔

اجلاسوں کے لئے مطلوبہ کورم:

دفعہ۱۵: آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاسوں میں (جو دفعہ ۲۳ کی ذیلی دفعہ ج کے تحت منعقد ہوتے ہیں)، کورم کی تشکیل کے لئے لیگ کے موجودہ کل ارکان کا کم از کم پانچواں حصہ جبکہ دیگر اجلاسوں (جو دفعہ ۲۳ کی ذیلی دفعہ د کے تحت منعقد ہوتے ہیں) میں آٹھواں حصہ ہونا لازمی ہوگا۔

دفعہ ۱۶: دفعہ ۷ اور ۸ کے تحت اراکین کے انتخاب کے علاوہ کسی بھی تحریری یا بذریعہ مختار (proxies) بھیجے گئے ووٹ لیگ یا مرکزی کمیٹی کے کسی بھی اجلاس میں قابل قبول نہیں ہوگا۔

مرکزی کمیٹی:

دفعہ۱۷: مسلم لیگ کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے اور دیگر ایگزیکٹو افعال کو سرانجام دینے کے لئے کمیٹی کے عہدیداران سمیت لیگ کے ارکان میں سے ۳۰ سے ۴۰ ارکان پر مشتمل اکثریتی ووٹ کے ذریعے ایک مرکزی کمیٹی کا انتخاب کیا جائے گا۔ جہاں تک ممکن ہو کمیٹی کے ارکان کے انتخاب میں ہر صوبے کے ارکان کی تعداد کے حساب سے مناسب نمائندگی دی جائے گی۔

دفعہ۱۸: ارکان کا انتخاب بیلٹ کے ذریعے کیا جائے، لیکن اگر آل انڈیا مسلم لیگ کا کوئی رکن ذاتی طور پر اس انتخاب میں شرکت کرنے سے قاصر ہو تو وہ اپنا ووٹ سیکریٹری کو تحریری شکل میں انتخاب کی تاریخ سے تین دن قبل بھیج سکتا ہے۔

دفعہ۱۹: (الف)۔ مرکزی کمیٹی کے ہر رکن کا انتخاب تین سال کے لئے کیا جائے گا اور وہ دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہوگا۔

(ب)۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا وہ رکن جو مرکزی کمیٹی کا بھی رکن ہو، اور اگر آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے اسکی رکنیّت کی میعاد کمیٹی کی رکنیّت سے قبل ختم ہو جائے تو کمیٹی کی رکنیّت کی میعاد ختم ہونے تک وہ لیگ کا رکن رہے گا بشرطیکہ وہ دفعہ ۱۰ کے تحت اپنا سالانہ چندہ جمع کر رہا ہو۔

دفعہ۲۰: دفعہ ۱۷ کے تحت منتخب ہونے والے ارکان کے علاوہ دفعہ ۲۵ کے تحت منتخب ہونے والے عہدیداران بھی مرکزی کمیٹی کے ارکان اور عہدیداران ہوں گے۔

دفعہ۲۱: ان قواعد وضوابط کے تحت جو اختیارات اور ذمہ داریاں مرکزی کمیٹی کو تفویض کی جائے گی وہ ان کو سرانجام دے گی۔ لیکن کمیٹی کے قیام تک آل انڈیا مسلم لیگ یہ ذمہ داریاں خود سنبھالے گی۔

دفعہ ۲۲: کمیٹی کے اجلاس کے لئے بشمول عہدیداران پانچ ارکان کا کورم ہونا چاہئے۔

دفعہ ۲۳: کمیٹی مندرجہ ذیل طریقے سے اپنی کاروائی سرانجام دے گی۔

a۔ خط و کتابت کے ذریعے کسی بھی مسئلے پر لیگ کے ارکان سے آراء طلب کرنا، اکثریتی ووٹ سے اسکا فیصلہ کرنا اور اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اقدامات اپنانا۔

b۔ مزید غور کرنے کے لئے کسی بھی زیرِ بحث مسئلے کو عارضی طور ملتوی کرنا۔

c۔ مناسب وقت اور جگہ پر آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بلانا۔

d۔ سالانہ اجلاس کے علاوہ مناسب اوقات اور مقامات پر لیگ کے ارکان کے ایسے اجلاس بلانا جس کے لئے لیگ کے کل ارکان میں سے ایک تہائی کمیٹی کے سیکریٹری کو ایسے اجلاس بلانے کی درخواست کریں۔ یا اگر مرکزی کمیٹی کے دو تہائی ارکان ایسے اجلاس طلب کرنے کو ضروری سمجھتے ہوں۔

e۔ مرکزی کمیٹی لیگ کے ارکان کے علاوہ دیگر افراد کو بھی سالانہ اور دوسرے اجلاسوں میں بطورِ زائرین (visitors) شرکت کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

f۔ مرکزی کمیٹی کو تمام قسم کے اجلاسوں میں زائرین کی شرکت کے لئے کسی بھی فیس کو طے کرنے کا اختیار ہوگا اور یہ اجلاسوں میں زائرین کی تعداد کو محدود اور ان کی شرکت کو کچھ مقررہ شرائط کے تابع بنا سکتی ہے۔

g۔ مرکزی کمیٹی پریس کے نمائندوں کو داخلہ فیس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے اور وہ رپورٹنگ اور کاروائی کے مقصد سے درج بالا اجلاسوں میں شرکت کی اجازت دے سکتی ہے۔

دفعہ ۲۴: مرکزی کمیٹی کے فرائض:

a۔ جہاں تک عملی طور پر ممکن ہو ہر صوبے میں صوبائی لیگ قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

b۔ مرکزی کمیٹی اور آل انڈیا مسلم لیگ کے منظور شدّہ قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری اقدامات کرنا۔

c۔ لیگ کے مقاصد کے حوالے سے تمام ضروری اور مفید معلومات فراہم کرنا۔

d۔ جہاں تک عملی طور پر ممکن ہو دفعہ ۲۳۔الف کے تحت خط و کتابت کے ذریعے تمام مسائل کو سُلجھانا۔

e۔ سالانہ اور دیگر اجلاسوں کا ایجنڈا تیار کرنا اور اس کو آل انڈیا مسلم لیگ کے ارکان کو ارسال کرنا اور ایسے

اجلاسوں کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کرنا۔

f۔ لیگ کے سالانہ اجلاسوں کے لئے صدر کا تقرر کرنا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے عہدیداران:

دفعہ ۲۵: لیگ کے عہدیداران میں ایک صدر، چھ نائب صدور، ایک سیکریٹری (معتمد)، اور دو جوائنٹ سیکریٹریز شامل ہیں جو لیگ کے سالانہ اجلاس میں منتخب ہوں گے۔

دفعہ ۲۶: لیگ کے تمام عہدوں کے لئے نمائندوں کے نام لیگ کا ایک رُکن تجویز کرے گا اور دوسرا اس کی حمایت کرے گا، اور لیگ کے سیکریٹری کو اس اجلاس کے انعقاد سے کم از کم چھ ہفتے قبل بھیجے جایں گے جس میں یہ نام انتخاب کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ سیکریٹری ایسے اجلاس کے انعقاد سے کم از کم چار ہفتے قبل مجوّزہ اُمیدواروں کی فہرست تجویز کنندہ اور حمایت کنندہ کے ناموں کے ساتھ لیگ کے ہر رُکن کو بھیجے گا۔

دفعہ ۲۷: اجلاس میں حاضر تمام ارکان، مخفی رائے دہی (بیلٹ) کے ذریعے عہدیداران کے انتخاب کے لئے ووٹ دیں گے، جبکہ غیر حاضر ارکان تحریری شکل میں اپنے ووٹ سیکریٹری کو بھیج سکتے ہیں۔

دفعہ ۲۸: ہر عہدیدار کا انتخاب تین سال کے لئے کیا جائے گا اور دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہوگا۔

دفعہ ۲۹: اعزازی سیکریٹری اپنے کام اور اس کے اکاؤنٹس کا ذمہ دار ہوگا۔

دفعہ ۳۰: اعزازی سیکریٹری کو کسی بھی خاص مقصد کے لئے ایک عارضی ذیلی کمیٹی مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

دفعہ ۳۱: اعزازی سیکریٹری اپنی عارضی عدمِ موجودگی کے دوران جوائنٹ سیکریٹریز میں سے کسی ایک کو اپنا نائب مقرر کرنے کا اختیار ہوگا، وہ اس طرح تقرری سے کمیٹی کے تمام اراکین کو ایک گشتی مراسلہ کے ذریعے مطلع کرے گا۔

دفعہ ۳۲: جوائنٹ سیکریٹریز، سیکریٹری کے کام میں تعاوُن کریں گے اور اسکی راہنمائی میں اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔

عہدے یا رُکنیّت کا خاتمہ:

دفعہ ۳۳: لیگ کے ہر رُکن یا عہدیدار کو لیگ کی رُکنیّت یا عہدے سے استعفیٰ دینے کا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ ۳۴: اگر مرکزی کمیٹی کے تین چوتھائی ارکان لیگ یا کمیٹی کے کسی رُکن یا عہدیدار کے خلاف یہ مشورہ

دیں کہ ایسے رُکن کی مسلسل موجودگی آل انڈیا مسلم لیگ کے مفادات کے لئے نقصان دِہ ہے، تو مرکزی کمیٹی ایسے رکن کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دے گی اور آل انڈیا مسلم لیگ کے فیصلے تک اُس کے ساتھ تمام تعلقات منقطع کرے گی، اور جلد ہی اس معاملے کو حتمی فیصلے کے لئے لیگ کے سامنے رکھی گی۔

دفعہ ۳۵: دفعہ ۳۴ کے تحت کی گئی کاروائی کے تحت، لیگ کا رُکن یا عہدیدار کو رُکنیّت یا عہدے سے محروم کیا جائے گا۔

لیگ کے فنڈز:

دفعہ ۳۶: اراکین یا زائرین سے سالانہ یا دیگر اجلاسوں کے دوران وصول کی جانے والی تمام فیسیں، اور وہ عطیّات، چندے یا دیگر امدادیں جو لیگ یا مرکزی کمیٹی وقتاً فوقتاً لیگ کے مقاصد کی ترویج واشاعت کے لئے یا کسی خاص مقصد کے لئے وصول یا جمع کرتی ہیں، لیگ کے فنڈز تشکیل دیں گے۔

دفعہ ۳۷: لیگ کے تمام فنڈز بینک آف بنگال میں جمع کئے جائے گے، ایسی جگہ جہاں پر بینک آف بنگال کی شاخ نہ ہوتو وہاں پر فنڈز مرکزی کمیٹی کی ہدایت پر کسی اور بینک میں جمع کئے جاسکتے ہیں، اور سیکریٹری یا ان کی عدم موجودگی میں اُس کا نائب اپنے دستخط کے تحت ایسے فنڈز میں سے رقم وصول کرسکتا ہے۔

دفعہ ۳۸: (الف) مرکزی کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکریٹری اور جوائنٹ سیکریٹری کے علاوہ تین ارکان پر مشتمل سالانہ مالیاتی کمیٹی مقرر کرے گی۔

(ب): مالیاتی کمیٹی آمدنی اور اخراجات کا سالانہ بجٹ (تخمینہ) تیار کرے گی جسکو بغور جائزہ لینے اور ضروری ردوبدل کرنے کے بعد مرکزی کمیٹی منظور کرے گی اور سیکریٹری کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ کمیٹی کے ہدایت کے مطابق کھاتے کو چلائے۔

(ج) ہر سال کے اختتام پر مالیاتی کمیٹی سال کے لئے آمدنی اور اخراجات کا ایک گوشوارہ (statement) تیار کرے گی جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی فرم کے ذریعے آڈٹ کے بعد مرکزی کمیٹی کو پیش اور منظور کیا جائے گا۔

(ج): مالیاتی کمیٹی کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ ہنگامی صورتحال میں بجٹ کی فراہمی سے زیادہ اخراجات پر خرچ کرسکتی ہے جو بجٹ کی گرانٹ کے دس فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن جتنی جلدی ممکن ہو اس طرح کے اخراجات کو حتمی منظوری کے لئے مرکزی کمیٹی کے دائرے میں لایا جائے گا۔

آئین میں ترمیم کرنے کا طریقہ کار:

دفعہ۳۹: (الف)۔آل انڈیا مسلم لیگ کے قواعد میں کسی بھی طرح کی تصحیح، ترمیم یا تنسیخ صرف سالانہ اجلاس میں موجود ارکان کی دوتہائی اکثریت کے ذریعے کی جائے گی۔

(ب)۔کسی بھی قسم کی تصحیح کو ایک رُکن تجویز کرے گا اور کم از کم دوسرے رُکن کی طرف سے اس کی تائید کی جائے گی۔تجویز کنندہ اپنی تحریری تجویز جس پر تائید کنندہ کا دستخط ہو، لیگ کے سالانہ اجلاس کی تاریخ سے کم از کم آٹھ ہفتے قبل سیکریٹری کو بھیجے گا، سیکریٹری ان قراردادوں کو اجلاس کی تاریخ سے کم از کم پانچ ہفتے قبل لیگ کے تمام ارکان میں تقسیم کرے گا۔

ذیلی قوانین:

دفعہ۴۰: لیگ کو مؤثر انداز میں اپنا کام چلانے اور ان معاملات میں مرکزی کمیٹی کو ذیلی قوانین وضع کرنے کا اختیار ہوگا جن کو سرانجام دینے کے لئے قواعد وضوابط میں کوئی دفعات نہ ہوں بشرطیکہ ایسا کوئی بھی ذیلی قانون اس وقت تک درست تصور نہیں ہوگا جب تک یہ لیگ کے مسلّم قواعد وضوابط کے بنیادوں اُصولوں کے خلاف ہو۔

مسلم لیگ کے آئین میں ترامیم (۱۹۱۰ءتا۱۹۴۳ء):

آل انڈیا مسلم لیگ کا آئین لچکدار تھا۔اس میں ترمیم کرنا آسان تھا۔آئین کی دفعہ۳۹ (الف) کے تحت آئین میں ترمیم لیگ کے سالانہ اجلاس میں موجود ارکان کے دوتہائی اکثریت سے کی جاسکتی تھی۔لیگ کا یہ آئین کامل دستاویز نہیں تھا۔اس میں نہ تو آبائی لیگ اور صوبائی لیگوں کے درمیان تعلّقات کا تعیّن کیا گیا اور نہ ہی صوبائی لیگوں کو قابو میں رکھنے کے لئے اختیارات اور اُصول وضع کئے گئے۔اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کوئی بھی صوبائی لیگ کو اپنا آئین کن اصولوں کے تحت بنانا ہوگا۔اسکا مطلب تھا کہ صوبائی شاخیں اپنی آئین سازی میں آزاد تھیں (۱۳)۔مسلم لیگ کی ترکیب (composition) اور مرکزی کمیٹی کے اجلاسوں کو بلانے کے اوقات کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا ہے۔آئین میں سب سے اہم غلطی مختلف صوبوں سے مرکزی کمیٹی کی رُکنیت مختص کرنے سے متعلق شِق کی عدم موجودگی تھی تاہم مارچ ۱۹۰۸ کے اجلاس میں کمیٹی کے تمام ۴۰ نشستوں کو تقسیم کیا گیا (۱۴)۔اس کمی کو پورا کرنے کے لئے لیگ کے قواعد وضواط

میں ترامیم کرنے کی اشد ضرورت محسوس کی گئی۔ اس لئے اسکو مؤثر بنانے اور حالات کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے اس میں اکثر اوقات ترامیم کی گئیں۔ بڑی بڑی ترامیم ۱۹۱۳، ۱۹۱۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۷، ۱۹۴۱اور ۱۹۴۳ میں کی گئیں۔ جبکہ دیگر موقعوں پر بھی معمولی ترامیم کی گئیں۔ اصل آئین جس میں پہلی بار ترمیم جنوری ۱۹۱۰ءکو کی گئی مارچ ۱۹۱۳ءتک فعال رہا(۱۵)۔

آئین کے نفاذ کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا اجلاس ۳۰اور ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ءکو امرتسر میں منعقّد ہوا۔ اس اجلاس میں لیگ کے آئین پر نظرِ ثانی کرنے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی مقرر کی گئی (۱۶)۔ لیکن کئی وجوہات کی بنا پر اس کمیٹی کا ایک اجلاس بھی منعقّد نہ ہو سکا۔ تاہم ۲۷اور ۲۸ جنوری ۱۹۱۰ءکو سر آغا خان کی صدارت میں اس کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا اور ضروری غور وخوض کے بعد قواعد وضوابط میں چند ترامیم کی تجویز پیش کی گئی۔ ان میں چند بہت اہم ترامیم زبانی طور پر مسلم لیگ کے آئین اور طریق کار سے متعلق تھیں۔ ان ترامیم کی منظوری مسلم لیگ کے تیسرے سالانہ اجلاس میں دی گئی جو دہلی میں سر آغا خان کی سربراہی میں ۲۹اور ۳۰ جنوری ۱۹۱۰ ءکو منعقد ہوا۔ لیگ کے ارکان کی تعداد ۴۰۰ سے بڑھا کر ۸۰۰ کر دی گئی اور مرکزی کمیٹی کا نام تبدیل کر کے کونسل رکھ دیا گیا۔ نائب صدور کی تعداد بھی ۶ سے بڑھا کر ۲۰ کر دی گئی۔ سر آغا خان کو دو سال کے لئے لیگ کا صدر منتخب کر دیا گیا۔ اسی طرح دو دو سال کے لئے ۱۶ نائب صدور جبکہ ایک اعزازی سکریٹری اور دو جوائنٹ سکریٹریز کو بھی متفقہ طور پر منتخب کر دیئے گئے (۱۷)۔ آئین کے تحت ان عہدیداروں کا انتخاب تین سال کے لئے کرنا تھا تاہم یہ اجلاس اس لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کہ پہلی مرتبہ لیگ کا مکمل عاملہ وجود میں لایا گیا۔ ترامیم کے تحت سالانہ چندہ ۲۵ سے گھٹا کر ۲۰ روپے کر دیا گیا جو پانچ روپے کے حساب سے چار اقساط میں جمع کیا جا سکتا تھا (۱۸)۔

فروری ۱۹۱۲ء سے سیّد وزیر حسن سیکریٹری کے خدمات انجام دے رہے تھے۔ ذمہ داری سنبھالنے کے فوراً بعد ہی انھوں نے جناح سمیت تمام سرکردہ مسلمانوں سے درخوست کی کہ لیگ کے قواعد کو حالیہ تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے ان میں مناسب ترامیم تجویز کریں۔ چنانچہ مختلف تجاویز موصول ہوئیں اور ان کے بنیاد پر آئینی مسودہ تیار کیا گیا (۱۹)۔ اس وقت جناح اگر چہ لیگ کے رُکن نہیں تھے لیکن ۱۹۱۰ء سے وہ مسلسل اس کے اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے (۲۰)۔ ۸ دسمبر ۱۹۱۲ءکو وزیر حسن نے جناح کو لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس میں شرکت کرنے کی دعوت دی (۲۱)۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ءکو لیگ کونسل کا اجلاس بانکی پور میں منعقد

ہوا۔ اجلاس کی صدارت سر آغا خان نے کی۔ اس اجلاس میں جناح کی سفارش پر لیگ کے دستور میں ترمیم کیا گیا۔ ساری گفتگو لیگ کے اغراض ومقاصد میں تبدیلی پر منتج رہی۔ اور جو تبدیلیاں کی گئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں (۲۲):

۱۔ تاجِ برطانیہ کی طرف اس ملک کے عوام میں وفاداری کے احساسات کو برقرار رکھنا اور ان کو آگے بڑھانا۔

۲۔ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور دیگر حقوق ومفادات کا تحفّظ کرنا اور ان کو فروغ دینا۔

۳۔ ہندوستان کے مسلمانوں اور دیگر اقوام کے درمیان دوستی اور اتحاد کو فروغ دینا۔

۴۔ درج بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر زیرِ سایہ تاجِ برطانیہ آئینی وسائل سے ایسا طرزِ حکومت خود اختیاری حاصل کرنا جو ہندوستان کے لئے موزوں ہو اور مذکورہ بالا مقصد کے حصول کے لئے منجملہ دوسری باتوں کے ہندوستان کے لوگوں میں عوامی خدمت کا ذوق پیدا کر کے اور مختلف گروہوں کے درمیان تعاون قائم کر کے موجودہ انتظامِ حکومت میں مستحکم اور مسلسل اصلاح کرنا۔

ان ترامیم نے لیگ کا رنگ اور حُلیہ مکمّل طور پر تبدیل کر دیا۔ آئین میں درج مقاصد اور ان مقاصد کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے اصطلاحات کی جگہ نئے استعمال کر دیئے گئے اور مقاصد میں سے کئی جملے حذف کر دیئے گئے۔ جب ان ترامیم کو سر محمد شفیع کی سربراہی میں لکھنؤ میں ۲۲ اور ۲۳ مارچ ۱۹۱۳ء کو منعقد ہونے والے اجلاس کے سامنے رکھی گئیں تو ان کی منظوری دی گئی (۲۳)۔

رکنیّت کی فیس کو ۲۰ سے گھٹا کر ۵ روپے سالانہ کر دی گئی۔ اور عمر کی حد ۲۱ سال کر دی گئی۔ تعلیمی لحاظ سے بھی اہلیت میں نرمی کی گئی اور صرف خواندگی کی حد تک محدود کر دی گئی یعنی کسی بھی زبان میں اپنا نام لکھ سکتا ہو۔ کونسل کے ارکان کی تعداد ۴۰ سے بڑھا کر ۱۵۰ کر دی گئی۔ برطانوی ہند کے اندر یا باہر کسی بھی مسلم انجمن کو لیگ سے الحاق کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور لیگ کے اراکین کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۸۰۰ معیّن کرنے کی شق کو حذف کر دیا گیا۔ کونسل کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا۔ اس کو لیگ کے مختلف اکائیوں اور شاخوں کی سرگرمیوں کو مرکزی لیگ کی سرگرمیوں کے مطابق لانے اور کسی بھی صوبائی، ضلعی یا کسی اور مقامی شاخ کا الحاق کرنے یا ختم کرنے کے اختیارات سونپ دیئے گئے (۲۴)۔

۱۹۱۶ء کے لکھنؤ اجلاس کے بعد لیگ نے آئین پر مزید نظرِ ثانی کی ضرورت محسوس کی گئی۔ لیگ کا دسواں

سالانہ اجلاس ۳۰ دسمبر ۱۹۱۷ء کو کلکتہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک آئینی کمیٹی تشکیل دی گئی (۲۵)۔ اس کمیٹی کا اجلاس ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء کو منعقد ہونا تھا لیکن کورم کے نامکمل ہونے کی وجہ سے اجلاس ملتوی کر دیا (۲۶)۔ ملتوی شدّہ اجلاس ۱۷ مارچ ۱۹۱۸ء کو دوبارہ بُلایا گیا جس میں کمیٹی کے تین ارکان منشی اظہر علی، منشی اسحاق علی اور سیّد وزیر حسن شریک ہوئے۔ اجلاس کے دوران کمیٹی نے لیگ کے آئین میں ترمیم کی (۲۷)۔ اس ترمیم شدّہ آئین کی منظوری کونسل کے اجلاس میں دی گئی جو ۹ جون ۱۹۱۸ء کو لکھنؤ میں منعقد ہوا (۲۸)۔ نظر ثانی شدّہ مسوّدے کو اراکینِ لیگ میں تقسیم کر دیا گیا اور دسمبر ۱۹۱۸ء کو دہلی میں منعقد ہونے والے گیارویں سالانہ اجلاس میں منظوری کے لئے دوبارہ پیش کیا گیا۔ لیکن اجلاس اس پر غور وحوض کرنے سے قبل ہی ملتوی کر دیا گیا۔ تاہم اس اجلاس کے قرارداد نمبر ۲۵ کے تحت اس مسودے کو ایک بار پھر لیگ کے ارکان میں تقسیم کر دیا گیا اور ۹ مارچ ۱۹۱۹ء کو لکھنؤ میں لیگ کے ملتوی شدّہ اجلاس میں پیش کیا گیا جس نے اس پر غور وحوض کو لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے ملتوی کر دیا (۲۹)۔ یہ وہ دور تھا جب پہلی عالمی جنگ اختتام پزیر ہو چکی تھی اور ترک عثمانی سلطنت کے دفاع کے لئے تحریک خلافت زور وشور سے جاری تھی۔ اور علماء بھی لیگ کے اجلاس میں شریک ہوتے رہے، اس لئے مسودے پر رائے دہی کے دوران بعض علماء جیسے مولانا آزاد سبحانی نے رائے دی کہ لیگ کا نام عربی زبان میں جمیعتہ السیاستہ الاسلامیتہ الہند رکھا جائے۔ اسی طرح لیگ کے مقاصد کو اسلام اور عالم اسلام کے مفادات کے تحفظ کے مطابق ڈھالنے کے تجاویز دیں گئیں (۳۰)۔ آخر کار دسمبر ۱۹۱۹ء کو امرتسر کے اجلاس میں لیگ کے قواعد وضوابط میں ترامیم کی گئیں۔ سیکشن ۲ (ب) میں لفظ 'سیاسی' کے بعد لفظ 'مذہبی' کا اضافہ کیا گیا۔ صرف وہ مسلمان لیگ کے اراکین بن سکتے ہیں جو برطانوی ہند یا ہندوستان کے جاگیردار ریاست یا سلطنتِ برطانیہ کے کسی اور حصے کے رہائشی ہوں، لیکن اگر وہ ہندوستان سے مسلسل پانچ سال سے غیر حاضر رہیں ہوں تو وہ نہیں بن سکتے۔ اگر کسی رکن کی رکنیت کی فیس کے بقایا جات کا عرصہ ایک سال کے سے زیادہ ہو تو لیگ کا سیکریٹری اسے ادائیگی کے لئے نوٹس دے گا۔ اگر وہ ایک ماہ کے اندر اپنی بقایا جات ادا نہ کر سکا تو سیکریٹری کو یہ حق حاصل ہوگا کہ کونسل کے ایک قرارداد کے ذریعے اس کا نام اراکین کی فہرست میں سے خارج کر دے۔ کونسل کے ارکان کی تعداد ۱۵۰ سے بڑھا کر ۳۰۰ کر دی گئی اور اس کی رکنیت کی فیس ۲۰ سے گھٹا کر ۱۲ روپے سالانہ کر دیا گئی۔ پارٹی کے کسی بھی عہدیدار کو مسلسل دو مرتبہ سے زیادہ منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ نائب صدور کی تعداد ۱۲ سے ۲۰ کی بجائے ۲۰ سے ۵۰ کر دی گئی اس طرح ہر سالانہ اجلاس میں قراردادوں پر نظر ثانی

کرنے اوراس کواپنانے کے لئے سبجکٹ کمیٹی قائم کرنے کی نئی دفعہ شامل کی گئی (۳۱)۔ لیگ کے مقاصد میں بڑی تبدیلیاں دسمبر ۱۹۲۰ء کو ناگپور کے سالانہ اجلاس میں کر دیں گئیں۔ دستور کی دفعہ ۲ کے ذیلی دفعات (الف) اور (ج) میں حسب ذیل تبدیلیاں کی گئیں:

(الف): پُر امن اور جائز وسائل سے سوراج کا حصول، (ج): مسلمانانِ ہند اور دیگر مما لک کے درمیان برادرانہ تعلّقات کو برقرار رکھنا (۳۲)۔ لیگ کے اس ترمیم شدّہ دستور سے کچھ لیگی راہنماء مطمئن نہ تھے۔ مولانا فضل الحسن حسرت موہانی نے دسمبر ۱۹۲۱ء کو احمد آباد میں اپنی خطبہء صدارت کے دوران سوراج کے حصول پر زور دیا اور تجویز دی کہ لیگ کی رکنیّت کی فیس کم کر کے ارکان کی تعداد بڑھائی جائے لیکن دستور میں مزید ترمیم نہیں کی گئی (۳۳)۔ ۱۹۲۷ء میں سائمن کمیشن کے مسئلے پر لیگ دوٹکڑوں میں بٹ گئی اور کئی سال تک مسلمانوں میں یہ افتراق جاری رہا۔ سرمحمد شفیع کو شفیع گروپ کا صدر منتخب کیا گیا جبکہ دوسری طرف جناح کی مدت صدارت ختم ہوچکی تھی اور ۱۹۱۹ء کے آئین کے تحت ان کو تیسری مرتبہ صدر منتخب نہیں کیا جا سکتا تھا تاہم ان کو جناح گروپ کے صدر منتخب کر دیئے گئے، تو اس کا مطلب ہے کے پارٹی نے اس وقت صدر کو تیسری مرتبہ منتخب کرنے پر لگائی گئی پابندی ختم کر دی (۳۴)۔ تاہم دسمبر ۱۹۲۷ء تک لیگ کے قواعد وضوابط میں ترمیم کرنے کے لئے کوئی بھی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۷ء کو جناح مسلم لیگ کے اُنیسویں سالانہ اجلاس کے موقع پر چار ارکان پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی قائم کی گئی جو صدر، سیکریٹری، مولانا محمد علی اور آصف علی پر مشتمل تھی۔ کمیٹی کا مقصد لیگ کے دستور میں بہتری لانے اور اصلاح پیدا کرنے کے لئے تجاویز پیش کرنا تھا (۳۵)۔ لیکن جناح اور مولانا محمد علی کی عدمِ موجودگی کی وجہ سے اس کمیٹی کا ایک اجلاس بھی منعقد نہیں ہوا (۳۶)۔ اس مقصد کے لئے دسمبر ۱۹۳۰ کو الہ آباد کے اجلاس میں محمد اسماعیل، مسعود حسن اور مولوی محمد یعقوب پر مشتمل ایک اور کمیٹی بھی مقرر کی گئی (۳۷)۔ اس کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر لیگ نے دسمبر ۱۹۳۱ء کو ایک دفعہ پھر اپنی قواعد وضوابط میں ترمیم کی۔ اس ترمیم کے تحت اب ہر وہ ۲۱ سالہ مسلمان لیگ کا رکن بنے گا جو برطانوی ہند، یا کسی ہندوستانی ریاست یا سلطنتِ برطانیہ کے کسی اور حصے کا باشندہ ہو اور جو لیگ کے مسلک پر عمل پیرا ہونے کا حلف اُٹھائے۔ رکنیت کی سالانہ فیس صرف ایک روپے مقرر کر دی گئی اور اس کی مدت ہر سال کے ۳۱ دسمبر کو ختم ہوگی اور رکن اس وقت تک رکن نہیں رہے گا جب تک وہ اگلے سال کا فیس جمع نہیں کرتا۔ جبکہ داخلہ کے لئے فیس کو یکسر ختم کر دی گئی۔ لیگ کے مقاصد میں بھی تبدیلی کر دی گئی۔ دفعہ ۲ کے ذیلی دفعہ (الف) کو اب اس طرح

پڑھا جائے گا۔'' مسلمانوں کے لئے مناسب اور مؤثر تحفظ کے ساتھ تمام پُر امن اور جائز ذرائع سے ہندوستان کے لئے مکمل ذمہ دار حکومت کا حصول''۔ نائب صدور کی تعداد ۱۵ مقرر کر دی گئی اور صدر کا انتخاب تین سال کی بجائے ایک سال کر دیا گیا اور وہ آئندہ سالانہ اجلاس تک پارٹی کا صدر رہے گا۔ صدر کا انتخاب کونسل کرے گا۔ باقی تمام عہدیدار تین سال کے لئے منتخب ہوں گے۔ اراکین کونسل کی تعداد ۳۱۰ کر دی گئی۔ ۲۱ ارکان پر مشتمل ورکنگ کمیٹی کی بنیاد رکھ دی گئی۔ جس کا مہینے میں کم از کم ایک اجلاس ضرور منعقد ہوگا اور لیگ کونسل اس کمیٹی کے منظور کردہ تمام قراردادوں کی توثیق کرے گا۔ ورکنگ کمیٹی کے ارکان کا انتخاب لیگ کونسل کرے گی۔ کونسل کے اختیارات اور ذمہ داریاں بڑھا دی گئیں۔ اس کے اجلاس کے لئے کورم ۱۰۰ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ تمام صوبائی شاخوں اور مرکزی لیگ کے درمیان تعلقات کا واضح تعیّن کر دیا گیا۔ سالانہ اجلاسوں میں ۵۰ جبکہ دیگر اجلاسوں میں کورم ۳۰ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ تمام ملحقہ صوبائی لیگوں کے مندوبین کو ۱۰ روپے کی ادائیگی پر سالانہ اجلاسوں میں شرکت کرنے اور اس کی کاروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا (۳۸)۔

۱۹۳۰ء سے جناح کی ہندوستان سے مسلسل چار سال کی عدمِ موجودگی کی وجہ سے لیگ میں انتشار اور بدنظمی نظر آنے لگی۔ لیگ کی تاریخ میں یہ ایک انتہائی نازک دور تھا۔ صوبائی شاخیں بھی ابتری کی شکار ہوگئیں، اور لیگ کی مالی حالت کافی بگڑ گئی۔ ایسی صورت میں ایک دفعہ پھر اس کے قواعد وضوابط میں ترمیم کرنے کی اشد ضرورت محسوس کی گئی تا کہ لیگ کی ہستی اور سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے اس کی اچھی طرح تنظیمِ نو کی جا سکے، اور اس کی صوبائی شاخوں منتشر ہونے سے بچایا جا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے لیگ کونسل نے مارچ ۱۹۳۴ء کو اپنے ایک اجلاس میں نو ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی (۳۹)۔ کمیٹی کو لیگ کے آئین میں ترمیم کرنے کے لئے سفارشات مرتّب کرنے اور آئندہ سالانہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ تاہم ۱۹۳۵ء میں کوئی پیش رفت نہ ہوسکی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سال ایک تو کوئٹہ میں شدید زلزلہ آیا، دوسرا یہ کہ ۱۹۳۵ کا ایکٹ بھی پاس ہوا اور تیسرا مسئلہ یہ تھا کہ جناح کی مصروفیت کی وجہ سے لیگ کا سالانہ اجلاس جو اسی سال لاہور میں منعقد ہونا تھا، کو ملتوی کر دیا گیا۔ اپریل ۱۹۳۶ء میں لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ایک اور کمیٹی کی تشکیل دی گئی تا کہ لیگ کے دستور کو مسلمانانِ ہند کے جدید تقاضوں کو مطابق لایا جائے۔ کمیٹی کا اجلاس لیگ کا سیکریٹری بُلائے گا جب کہ سیّد حسین امام، مولوی سر محمد یعقوب، عبدالمتین چودھری

اور علی بہادر خان اس کے ارکان ہوں گے(۴۰)۔ کمیٹی نے ہدایات کے مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو لیگ کونسل کے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ اجلاس نے رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد اس کو اراکین میں تقسیم کرنے کی قرارداد پاس کی گئی(۴۱)۔ ۱۵سے ۱۸اکتوبر ۱۹۳۷ء کو لکھنؤ میں منعقد ہونے والے اجلاس میں آئین کے اندر ترمیم کر کے اس کا مکمل ڈھانچہ تبدیل کر دیا گیا(۴۲)۔ حالات کے تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے لیگ نے آئین کی دفعہ ۲(الف) کے تحت اپنے نصب العین میں تبدیلی کا اعلان کیا۔ قرار پایا کہ ’لیگ کا مطمح نظر یہ ہے کہ وہ ہندوستان میں آزاد جمہوری ریاستوں کا وفاق کی صورت میں کامل آزادی حاصل کرے گی جہاں آئین کے اندر مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کو مناسب اور مؤثر تحفّظ حاصل ہو۔ لیگ کی رُکنیّت کے لئے صرف برطانوی ہند کا مسلمان باشندہ ہونا لازمی ہوگا اور اسکی عمر بھی ۲۱ سے گھٹا کر ۱۸ سال کر دی گئی۔ اس طرح رکنیّت فیس کو صرف دو(۲) آنے سالانہ کر دی گئی۔ نائب صدر کا عہدہ مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ جبکہ اعزازی خزانچی کا نیا عہدہ تخلیق کیا گیا اور اس کو امپیریل بینک آف انڈیا (جہاں لیگ کا فنڈ جمع ہوتا تھا) کے لوازمات سونپ دیئے گئے۔ کونسل صوبائی لیگوں کے نامزد کردہ اُمیدواروں میں سے کسی ایک کو لیگ کا صدر منتخب کرے گا۔ تمام عہدیداروں کا انتخاب ایک سال کے لئے کیا جائے گا۔ کونسل کے ارکان کی تعداد ۴۶۵ کر دی گئی اور اس کی نشستوں کو مختلف صوبوں پر تقسیم کے طریقہ کار میں سے ہندوستانی ریاستوں کا نام حذف کر دیا گیا۔ کونسل کے ارکان کے لئے سالانہ چندہ ۱۲ سے کم کر کے ۶ روپے کر دیا گیا۔ لیگ کی سلمیت کو برقرار رکھنے کے لئے کونسل کو مزید اختیارات سونپ دی گئیں۔ اب اس کو اُن راکین کے خلاف تادیبی کاروائی (disciplinary action) کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جو لیگ کے فیصلوں اور مقاصد کی خلاف ورزی کریں۔ اسی طرح وہ لیگ کی پالیسی یا پروگرام کو نظرانداز کرنے یا اس کی خلاف ورزی کرنے والی کسی بھی صوبائی لیگ کا الحاق ختم کر سکے گی۔ اس طرح اگر کوئی ملحقہ صوبائی لیگ ایک سال کے اختتام پر اپنی صوبے کے اکثریتی اضلاع میں ضلعی لیگز قائم کرنے میں ناکام ہوگئی تو کونسل کو اس کا الحاق ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ سالانہ اور مخصوص اجلاسوں کے لئے سو(۱۰۰) جبکہ لیگ کونسل کے اجلاسوں کے لئے تیس(۳۰) ارکان کا کورم لازمی ہوگا۔ ورکنگ کمیٹی کے ۲۱ ارکان کی نامزدگی صدر کرے گا اور اس کا اجلاس وہ جب چاہے بلایا جائے گا۔ ۱۰ کی بجائے ۲ روپے کی ادائیگی پر تمام ملحقہ صوبائی لیگوں کے مندوبین اور کونسل کے اراکین کو سالانہ اور مخصوص اجلاسوں میں شرکت اور کاروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔ لیگ کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر

بنائی گئی صوبائی لیگ کا الحاق عطیات کے علاوہ اس کی ۱۰ فیصد سالانہ آمدنی کی ادائیگی پر ہوگا۔ تمام اجلاسوں کے لئے ہر صوبائی شاخ کو لیگ کونسل میں اس کو دی گئی نشستوں کا تین گنا مندوبین کے چناؤ کا اختیار دیا گیا (۴۳)۔ معمولی تبدیلی دسمبر ۱۹۳۸ء کو پٹنہ کے سالانہ اجلاس میں کی گئی۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں ہونے والے اجلاس کے دوران بھی آئین میں دو نئی دفعات ۲۸ (الف) اور ۴۰ (الف) کا اضافہ کیا گیا۔ یہ ترامیم لیگ کو انتشار اور ٹوٹنے سے بچانے کے لئے کی گئیں (۴۴)۔ لیاقت علی خان نے ورکنگ کمیٹی کے اختیارات بڑھانے کے لئے ایک قرارداد پیش کی اور سبجکٹ کمیٹی نے اس کی منظوری دی۔ نئی دفعہ (28A) کے تحت ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد اور قواعد وضوابط کے مطابق صوبائی لیگوں کی تمام سرگرمیوں کو کنٹرول اور منظّم کرے گی۔ کمیٹی کو لیگ کونسل کے ان انفرادی ارکان کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے کا اختیار دیا گیا، جو لیگ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرے یا اس کے مقاصد کے خلاف کوئی کاروائی میں ملوث پایا جائے۔ اسی طرح ورکنگ کمیٹی کسی بھی صوبائی لیگ کو معطّل، تحلیل یا اس کا الحاق ختم کرسکتا ہے اگر وہ اپنی فرائض انجام دینے میں ناکام رہی یا مرکزی لیگ کے فیصلوں یا ہدایات کی خلاف ورزی یا ان کو نظر انداز کرتی ہے، یا کسی بھی طرح سے لیگ کی ترقی میں رکاوٹ بنے، تاہم دونوں صورتوں میں لیگ کونسل میں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ دفعہ (40A) کے تحت صوبائی اسمبلیوں میں لیگ کی تمام جماعتوں کے ارکان مندوبین کی فیس کی ادائیگی پر لیگ کے سالانہ یا خصوصی اجلاسوں میں بھی بطور مندوبین شامل ہوں گے (۴۵)۔ مارچ ۱۹۴۰ کی مشہور قرارداد لاہور کو لیگ کے اغراض و مقاصد کا باقاعدہ حصہ بنادیا گیا۔ لیگ کا سالانہ اجلاس ۱۲ تا ۱۵ اپریل ۱۹۴۱ء کو مدراس میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں لیگ کے دستور کی دفعہ ۲ (الف) میں مندرجہ ذیل سب سے بڑی تبدیلی کی گئی۔

دفعہ ۲ (الف)۔ ا: جغرافیائی لحاظ سے متصل وحدتوں کی اس طرح حد بندی اور ملکی تقسیم کے اعتبار سے حسبِ ضرورت ردوبدل کر کے ایسے خطے بنادیئے جائے کہ وہ علاقے جن میں مسلمان بہ اعتبار تعداد اکثریت ہیں، جیسے ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی منطقوں میں ہیں، اس طرح یکجا ہو جائیں کہ وہ ایسی خود مختار ریاستیں بنیں جن کے واحدے اندرونی طور پر بااختیار اور خود مختار ہوں۔

۲۔ یہ کہ ان وحدتوں اور علاقوں میں اقلیتوں کے لئے ان کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور دوسرے حقوق و مفادات کو مناسب، مؤثر اور واجب التعمیل تحفظات معین طور پر دستور کے اندر مہیا

کئے جائیں۔

۳۔ یہ کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، حسبِ ضرورت، مؤثر اور واجب التعمیل تحفظات ان کے اور دوسری اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور دوسرے حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے معین طور پر دستور کے اندر رکھے جائیں۔

لیگ کی ورکنگ کمیٹی کو صوبائی لیگوں کے عہدیداروں کے خلاف بھی تادیبی کاروائی کرنے کا اختیار دیا گیا جو اپنی فرائض کی انجام دہی میں غفلت سے کام لیں یا کمیٹی کے فیصلوں یا ہدایات کو نظر انداز کریں یا لیگ کی ترقی میں کسی بھی طرح کی رکاوٹ پیدا کریں (۴۶)۔ ۱۹۴۰ء کے آئین کی دفعہ ۲۲ حذف کر دیا گیا اور لیاقت علی خان کے مشورے پر دفعات کی دوبارہ گنتی کی گئی (۴۷)۔ دستور کے کچھ دفعات میں چھوٹی موٹی ترامیم اپریل ۱۹۴۲ء اور اپریل ۱۹۴۳ء میں بھی کی گئیں (۴۸)۔ لیکن آئین کے اندر بڑی اور آخری تبدیلی دسمبر ۱۹۴۳ء کو لیگ کے آخری سالانہ اجلاس کے موقع پر کر دی گئی۔ کونسل ارکان کی تعداد ۴۷۵ کر دی گئی۔ ان میں صدر کو بیس (۲۰) ارکان کی نامزدگی کا اختیار دیا گیا۔ صدر اور اعزازی سیکریٹری کو صوبائی کونسلوں اور ورکنگ کمیٹیوں کے اجلاسوں میں شرکت اور خطاب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ دفعہ ۱۶ کو حذف کر دیا گیا۔ ورکنگ کمیٹی کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا۔ اس کو سالانہ مرکزی اور صوبائی پارلیمانی بورڈز مقرر کرنے اور ان کے آئین اور کاروائی کے لئے قواعد وضوابط بنانے، نظر ثانی اور ترمیم کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔ ورکنگ کمیٹی حدود اور شرائط کے ساتھ اپنے اختیارات میں سے اپنے ارکان کی کسی بھی کمیٹی، لیگ کے صدر یا سیکریٹری کو تفویض کر سکتی ہے۔ مرکزی پارلیمانی بورڈ کو دفعہ ۲۹ کے تحت لیگ کے آئین کا باقاعدہ حصہ بنادیا گیا۔ آئین کی دفعہ ۳۳ کے تحت پارٹی کے صدر کو پہلی مرتبہ تنظیم کے بڑے سربراہ کی آئینی حیثیت عطا کی گئی اور وہ اپنے تمام اختیارات استعمال کر سکے گا اور اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ تمام حکام لیگ کے آئین اور قواعد کے تحت کام کرتے ہیں۔ صدر اپنی کسی بھی وجہ کی بنا پر عدم موجودگی کی صورت میں کونسل کا کوئی بھی رکن اپنی جگہ خدمات انجام دینے کے لئے نامزد کر سکے گا (۴۹)۔

اگر لیگ کے ابتدائی دستور اور بعد میں ۱۹۴۳ء تک اس میں کی گئیں تمام ترامیم کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ابتدائی آئین ایک نامکمل اور پیچیدہ دستاویز تھا۔ اس میں لیگ کے ارکان کی تعداد محدود تھی اور وہ بھی تین گروہوں کی صورت میں جس سے اشرافیہ کی بو آ رہی تھی۔ ۲۵ روپے داخلہ فیس اور

۲۵ روپے سالانہ فیس مقرر کرنے کی وجہ سے پارٹی کی رکنیّت صرف مسلمان اشرافیہ تک محدود رہ گئی جبکہ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ معاشرے کا نوجوان تعلیمی یافتہ طبقہ بھی رکنیّت سے محروم کر دیا گیا۔ آئین چونکہ غیر لچکدار نہیں تھا، اس میں ترمیم کا طریقہ کار آسان تھا اس لئے اس کو وقتاً فوقتاً بہترین ترامیم سے مزین کیا گیا جو مسلمانانِ ہند کے وقت کے تقاضوں کی بھرپور عکاسی کرتی تھیں۔ اس کی رکنیّت کے دروازے ایک عام مسلمان کے لئے کھول دیئے گئے اور یہ ایک جمہوری آئین کا روپ دھارنے لگا۔ رکنیّت بڑھانے کے لئے داخلہ فیس مکمل طور پر ختم کر دیا گیا اور سالانہ چندہ گھٹاتے گھٹاتے صرف ۲ آنے کر دیا گیا۔ اسی طرح رکنیّت کے لئے عمر کی شرط ۲۵ سال سے کم کر کے ۱۸ سال کر دی گئی۔ ابتدائی آئین میں سے بہت ساری دفعات حذف کر دیئے گئے جس کی وجہ دستور کا مکمل ڈھانچہ بدل گیا۔ لیگ کونسل کے ارکان اور اختیارات میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا گیا۔ ورکنگ کمیٹی بنائی گئی جس سے پارٹی کی کارکردگی میں اضافہ ہوا۔ پارٹی کے صدر کے اختیارات بڑھادیئے گئے جبکہ نائب صدر کا عہدہ یکسر ختم کر دیا گیا۔ پارٹی کو استحکام بخشنے اور اس کی تنظیم کو انتشار اور بدنظمی سے بچانے کے لئے صوبائی لیگوں پر گرفت مضبوط کر دی گئی۔ لیگ کے فنڈ کو بہتر بنانے کے لئے اعزازی خزانچی کا عہدہ تخلیق کیا گیا۔

حوالہ جات

1. The Initial Constitution of The All India Muslim League: Article 25 1.
2. Ibid., Articels 36-38
3. Ibid., Article:10
4. Sharif-ud-Din Pirzada, Foundations of Pakistan: All-India Muslim League Documents, Vol.I, (Karachi: University of Karachi, 1970), pp. 10-11
5. Sharif-al-Mujahid, Muslim League Documents, 1900-1947, Vol. I, 1900-1908, (Karachi: Quaid-i-Azam Academy, 1990), p. 170
6. Syed Shamsul Hasan, Plain Mr. Jinnah, (Karachi: Royal Book Company, 1976), p.5
7. A History of the Freedom Movement: Vol.III, 1906-1938, Prepared by the Board of Editors, (Karachi: Pakistan Historical Society, 1963), p. 38
8. Pirzada, Vol.I, pp. 21-22
9. Hasan, p. 6
10. Mary Louise Becker, The All-India Muslim 1906-1947, A Study of Leadership in the Evolution of a Nation, (Karachi: Oxford University Press, 2013), p. 65
11. Muslim League Records: Annual Sessions, FMA, Vol. 5, National Archives of Pakistan Islamabad.
12. Hasan, pp.295-311
13. Matiur Rahman, From Consultation to Confrontation: A Study of the Muslim League in British Indian Politics, 1906-1912, (Luzac & Company Ltd., 1970), p. 53
14. Lal Bahadur, The Muslim League: Its History, Activities & Achievements, (Lahore: Book Traders n.d.). p. 73, & Pirzada, Vol.I, p. 29
15. M. Rafique Afzal, A History of the All-India Muslim League, 1906-1947, (Karachi: Oxford University Press, 2013), p. 27
16.Pirzada, Vol.I, pp.41-86
17. Ibid., pp. 127-29
18. Hasan, p. 313

19. Ibid., p. 314

20. Sharif-al-Mujahid, Quaid-i-Azam Jinnah: Studies in Interpretation, (Karachi: Quaid-i-Azam Academy, 1981), p.4

21. Riaz Ahmad, All-India Muslim League and the Creation of Pakistan: A Chronology (1906-1947), (Islamabad, National Institute of Historical and Cultural Research, 2006), pp. 10-11

22.Muslim League Records: Council Meetings, 1912, FMA, Vol. 91, National Archives of Pakistan Islamabad.

23.Muslim League Records: Annual Session at Lucknow, March 1913, FMA, Vol. 68

24. Hasan, p. 325

25.Muslim League Records: Council Meetings, 1918, FMA, Vol. 117

26.Ibid., Council Meetings, 1918-20, Procceding of the Constitution Committee meeting held on 24th February 1918, FMA,Vol.123, p. 1

27.Ibid. pp. 2-16

28. Ibid., p. 17

29. Muslim League Records: Annual Session at Amritsar, Part II, December 1919, FMA, Vol. 86

30. Ibid.

31. Pirzada, Vol.I, p. 539

32. Muslim League Records: Annual Session at Nagpur, December 1920, FMA, Vol . 89

33. سیّد طفیل احمد منگلوری علیگ: مسمانوں کا روشن مستقبل، لاہور: حماد الکتبی، ۱۹۴۵ء، ص۔۴۰۹

34.Afzal, p. 36

35. Syed Sharifuddin Pirzada, Foundations of Pakistan: All-India Muslim League: 1906-1947, Vol. II, 1924-1947, (Karachi: National Publishing House Ltd., 1970), p. 124

36.Honorary Secretary Report For the Year 1928, Muslim League Records, FMA, Vol. 146.

37. Pirzada, Vol. II, p. 175

38. The Constitution and Rules of the All-India Muslim League as Amended up to date: Published for the League by Mohammad Yaqub, Honorary Secretary,

1932, Accession No. 197, National Archives of Pakistan Islamabad.

39. Pirzada, Vol II, p. 232

40. Ibid., p. 260

41. Muslim League Records, Council Meetings, 1936-37, FMA, Vol. 222. & Waheed Ahmad, ed. Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah: The Nationa's Voice: Towards Consolidation; Speeches and Statements March 1935-March 1940, (Karachi: Qauid-i-Azam Academy, 1992), p. 601

42. Pirzada, Vol. II, p. 274

43. The Constitution and Rules of the All-India Muslim League, passed at the Sessions at Lucknow on the 18th October,1937, Accession No. 810, National Arcives of Pakistan Islamabad.

44. Pirzada, Vol.II, p. 348

45.The Constitution and Rules of the All-India Muslim League, Published by Liaquat Ali Khan, Honorary Secretary, All-India Muslim League, 1940, Accession No 809 NAP Islamabad

46. Constitution and Rules of the All-India Muslim League, May 1941, QAP, F.109, NAP, Islamabad, pp.1-11

47. Pirzada, Vol.II, p. 373

48.Ibid., p. 392 & 439.

49. The Constitution and Rules of the All India Muslim League, Published by Nawabzada Liaquat Ali Khan, Honorary Secretary All India Muslim League, (January 1944) Accession No. 300, National Archives of Pakistan Islamabad.